تاثرات

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے منتظمین سے :-

۱۹۱۳ء میں اسلامی دائرۃ المعارف کی پہلی جلد چھپی، دوسری جلد ۱۹۲۷ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی تیسری جلد ۱۹۳۶ء میں معرض وجود میں آئی۔ چوتھی جلد اس سے پہلے ۱۹۳۴ء میں چھپ چکی تھی، اور پانچویں جلد جس کو تکملہ کہنا چاہیئے ۱۹۳۸ء میں جاکر مکمل ہوئی —— اس وقت یہ جلدیں تین تین زبانوں میں شائع کی گئیں۔ انگریزی، فرانسیسی اور جرمن۔ جن لوگوں نے اس وقت ان پانچوں جلدوں کو مرتب کیا۔ ان میں کوئی مسلمان فاضل نظر نہیں آتا۔ اب دائرۃ المعارف کی بین الاقوامی کمیٹی نے طے کیا ہے، کہ ان کا ایک نیا ایڈیشن شائع کیا جائے، اس میں بھی کسی مسلمان سکالر کو جگہ نہیں دی گئی۔ چنانچہ اس کے لئے جو بورڈ آف ایڈیٹرز چنا گیا ہے، وہ چار آدمیوں پر مشتمل ہے۔ گب یہ صدر ہیں۔ پروونکیل ہالینڈ کے ایک فاضل ہیں، اور سٹرن، ان کا تعلق نئی یہودی ریاست اسرائیل سے ہے۔ گویا دو یہودیوں کو یعنی پروونکیل اور سٹرن کو اس میں ضرورت سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ حالانکہ اگر مسلمانوں کو شریک نہ کیا جاتا جب بھی، خود عیسائیوں میں کئی ایسے علماء موجود ہیں جن سے یہ کام لیا جاسکتا تھا۔ اس صورت حال کے خلاف تمام دنیائے اسلام میں غصہ کی ایک لہر دوڑ گئی ہے -

اس وقت جبکہ اسرائیل کے جارحانہ حملوں سے، یہودی عزائم منظر عام پر آگئے ہیں اور عرب ممالک میں انکے طرز عمل سے سخت بے چینی اور بے قراری پھیل رہی ہے -ایک خالص علمی کام میں مسلمانوں کو کلیتہً نظر انداز کرکے یہودیوں کو اتنا درخور اعتنا سمجھنا حد درجہ کا اشتعال انگیز اقدام ہے —— ہم تسلیم کرتے ہیں، کہ علم و ادب کی بارگاہِ انصاف پرور میں اس طرح کی کوئی متعصبانہ تقسیم موجود نہیں اور یہ ہو سکتا ہے، کہ ایک غیر مسلم اسلامیات پر (اسلام پر نہیں) نسبتہً زیادہ تحقیقی مقالے لکھ سکے اور زیادہ گہرائی اور سلیقے سے اسلامی تہذیب و ثقافت کی ترجمانی کر سکے، جہاں تک صرف نظریہ اور تجرید کا تعلق ہے ہم اس کے امکان سے انکار نہیں کرتے لیکن اس وقت جو سیاسی آب و ہوا عالم اسلامی کو گھیرے ہوئے ہے، اور یہودیوں کے دلوں میں جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک نوع کا جوش اور تعصب پایا جاتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے یہ ماننا مشکل ہے، کہ خالص علمی کاموں میں بھی ان کیلئے فکر و نظر کی اصابت قائم رکھنا آسان ہے -اس سیاسی اعتراض کے علاوہ ہمارے نزدیک اصل اعتراض یہ ہے کہ مستشرقین کے انداز استدلال اور اسلوب فکر سے اسلامی عقائد و تصورات کی صحیح صحیح ترجمانی ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ وہ اسلام پر ماہیت و حقیقت کی حیثیت سے نظر ڈالنے کے بجائے اس حیثیت سے نظر ڈالنے کے عادی ہیں کہ اسلام نے ماضی میں، کیا کیا کروٹیں بدلیں - اور ترقی و تقدم کی کن کن منزلوں کو طے کیا۔ ان دونوں نقطہ ہائے نگاہ میں